© rasailojaraid.com

درسِ حدیث

مولانا عبداللطیف مدنی

فرائض ایمان میں داخل ہیں

باب ماجاء فی اضافۃا لفرائض الی الایمان :

حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادِ الْمُھَلَبِیُّ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا ھٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَبِیْعَۃَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَیْکَ اِلَّا فِی الشَّھْرِ الْحَرَمِ فَمُرْنَا بِشَیءٍ تَاخُذُہ‘ عَنْکَ وَتَدْعُوْ اِلَیْہِ مِنْ وَّرَائَنَا فَقَالَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعِ الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ ثُمَّ فَسَّرَھَا لَھُمْ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءَ الزَّکٰوۃِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍعَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہ‘ ھٰذَا حَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْجَمْرَۃَ الضَّبَعِیُّ اِسْمُہ‘ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَۃَ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ اَیْضًا وَزَادَفِیْہِ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ شَھَادَۃُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَذَکَرَ الْحَدِیث سَمِعْتُ قُتَیْبَۃَ بْنَ سَعِیْدٍ یَقُوْلُ مَارَاَیْتُ مِثْلَ ھٰؤُلَاءِ الْفُقَھَاءِ الْاَشْرَافِ الْاَرْبَعَۃِ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَاللَّیْث بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُھَلَّبِیِّ وَعَبْدِ الْوَھَّابِ الثَّقَفِیُ قَالَ قُتَیْبَۃُ وَکُنَّا نَرْضٰی اَنْ نَرْجِعَ کُلَّ یَوْمٍ مِنْ عِنْدِ عَبَّاسِ بْنِ عَبَّادٍ بَحَدِیْثَیْنِ وَعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ ھُوَ مِنْ وَلَدِ الْمُھَلَّبِ بْنِ اَبِیْ صُفْرَۃَ.

ترجمہ:

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم بنی ربیعہ کے لوگ ہیں۔ ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ اور کسی مہینہ میں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتے (کیوں کہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا قبیلہ ہے) اس لیے آپ ہمیں ایک ایسی فیصل بات بتا دیجیے۔ جس کو ہم آپ سے سیکھ لیں اور اپنے پیچھے جو لوگ ہیں۔ ان کو اس کی طرف بلائیں (دعوت دیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ خدائے واحد پر ایمان لانا پھر آپ نے ان کے سامنے اس کی تفسیر بیان کی یعنی اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔“

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تشریح:

اسلام کی آواز جب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے نکل کر دوسرے علاقوں میں پہنچی تو مختلف مقامات کے قبیلوں کے افراد وفد کی شکل میں اسلامی تعلیمات کی حقیقت اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی صداقت کو جاننے اور سمجھنے کے لیے دربارِ رسالت میں حاضر ہونے لگے۔ یہ وفد اسلامی تعلیمات وفرائض کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرتے اور اپنے قبیلوں میں واپس جا کر اسلام کی تبلیغ کرتے۔ یہی وفد اسلام کی آواز کو دور دراز کے علاقوں اور قبیلوں تک پہنچانے کا ذریعہ بنے۔ ایسا ہی ایک وفد عبدالقیس ہے جس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

وفد عبدالقیس

قبیلہ عبدالقیس بحرین میں رہتا تھا۔ اس قبیلے کا تاجر منقذ بن حبان مدینہ منورہ میں تجارت کی غرض سے آیا کرتا تھا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ملے اور بحرین کے حالات دریافت فرمائے۔ بحرین کے شرفاء اور رؤسا کے حالات نام بنام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمائے۔ بالخصوص اس قبیلے کے سردار منذر بن عائذ (جس کا لقب منذر الاشج تھا) کا حال دریافت فرمایا اور یہ منذر منقذ کا خسر تھا۔ اس لیے منقذ بن حبان کو سخت حیرت ہوئی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کبھی بحرین تشریف نہیں لے گئے۔ پھر آپ کو بحرین کے تفصیلی حالات کیسے معلوم ہوئے؟ منقذ نہایت توجہ سے آپ کی باتیں سنتا رہا اور بہت متاثر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی تو وہ مسلمان ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منقذ کو سورۃ فاتحہ اور سورۃ علق یعنی اقراء بسم ربک الذی کی تعلیم دی۔ منقذ جب وطن جانے لگے تو آپ نے قبیلہ کے سرداروں کے نام خطوط لکھوا کر دیئے۔ منقذ نے اپنے وطن بحرین جا کر اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا۔ موقع کے منتظر رہے۔ البتہ جب نماز کا وقت آتا تو گھر میں نماز پڑھ لیتے۔ ان کی بیوی منذر الاشج کی بیٹی تھی۔ اس کے دل میں یہ بات کھٹکی۔ اس نے منقذ کے نئے افعال واعمال کا تذکرہ اپنے باپ سے کیا کہ اس مرتبہ منقذ جب سے مدینہ منورہ سے آئے ہیں۔ رنگ ڈھنگ بدلا ہوا ہے۔ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے ہیں پھر قبیلہ رو ہو کر کبھی کھڑے ہوتے ہیں، کبھی جھکتے ہیں اور کبھی زمین پر سر رکھ دیتے ہیں۔

منذر نے یہ حال سن کر اپنے داماد منقذ سے پوچھا کہ کیا نئی بات ہے؟ انھوں نے سارا ماجرا کہہ سنایا اور یہ بھی کہہ دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا حال بھی خصوصیت سے دریافت فرمایا۔ اس پر منذر الاشج مسلمان ہوگئے۔ پھر حضرت منقذ کی تبلیغ سے ایک جماعت مسلمان ہوگئی اور ایک وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر ہیں۔ اس لیے ہم لوگ حرمت والے مہینوں (ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب) کے علاوہ حاضر خدمت نہیں ہوسکتے۔ اس لیے آپ ہمیں ایسی قطعی اور واضح بات بتلا دیجیے۔ جسے ہم سیکھ کر اپنے پیچھے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رہنے والوں کو اس کی طرف بلائیں اور اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ جس کا ذکر حدیثِ مذکور میں گزر چکا ہے۔ یعنی شہادت **ان لاالہ الااللّٰہ**......الخ

سوال:

اجمال میں چار چیزوں کا حکم ہے اور تفصیل میں پانچ چیزیں مذکور ہیں۔ یعنی ایمان، نماز، زکوٰۃ، روزے اور مالِ غنیمت کا خمس؟

جواب:

(۱) قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی گفتگو کسی خاص مقصد کے لیے ہوتی ہے اور اس میں کسی دوسری چیز کا ذکر ضمناً آ جائے تو ضمنی چیز کو شمار نہیں کیا جاتا۔ صرف اصل مقصود کو شمار کیا جاتا ہے۔

عبدالقیس کا یہ وفد چونکہ مسلمان تھا تو ایمان سے بخوبی واقف تھا۔ اس لیے شہادتین کا ذکر تبرک اور ضمنی طور پر ہے۔ اس کا شمار مستقل نہیں ہوگا تو اس کے علاوہ تفصیل میں چار ہی چیزیں مذکور ہیں۔

(۲) خمس کا ذکر کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے بلکہ یہ زکوٰۃ کی ہی تفصیل ہے۔ اب ایک زکوٰۃ متعین ہے اور سال بہ سال ہمیشہ وصول کی جاتی ہے اور دوسری کبھی کبھی جب مالِ غنیمت میسر ہو جائے۔

(۳) بعض علماء فرماتے ہیں کہ روایت میں چار چیزوں میں سے صرف ایک کا ہی ذکر ہے یعنی ایمان کا اور بقیہ چیزیں ایمان کی تفسیر ہیں اور باقی تین باتیں راوی کے نسیان یا اختصار کی وجہ سے ذکر نہیں فرمائیں۔

(۴) بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب حکیمانہ طرز پر ہے کہ اصل چار چیزوں کا وعدہ فرمایا تھا مگر یہ لوگ اکثر جہاد کیا کرتے تھے اور کفار سے مقابلہ آرائی کے نتیجے میں مالِ غنیمت حاصل کرتے تھے۔ اس لیے ان کو اس مسئلہ کی ضرورت پیش آ سکتی تھی۔ لہٰذا بطورِ خاص ان کے فائدے کے لیے مالِ غنیمت کا حکم ارشاد فرمایا۔ یہ جواب علیٰ اسلوب الحکیم کہلاتا ہے۔

دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور
اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ
دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس
کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر
علماءِ حق کا ترجمان
المیزان
ناشران وتاجرانِ کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762

© rasailojaraid.com